سلسلہ خطبات نمبر: 50

علماء، خطباء اور واعظین کے لیے



بیان جمعۃ المبارک

عنوان

موسم سرما اور چند اسلامی تعلیمات

18 نومبر 2022 بمطابق 22 ربیع الاوّل 1444

از قلم؛

مولانا اکرم بشیر مخدوم پوری حفظہ اللہ

فاضل دار العلوم کبیر والا ضلع خانیوال

03076980022

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

موسم سرمااور چنداسلامی تعلیمات

18/نومبر2022بمطابق22/ربیع الثانی1444

تحریر وترتیب: مولانا اکرم بشیر مخدوم پوری

اہم عنوانات

اللہ تعالی کی تخلیق اور قدرت کی نشانی — سردی اور گرمی کی ایک وجہ — تسلیم ورضا — توبہ واستغفار کی ضرورت

ضرورت مندوں کا تعاون — مومن کا موسمِ بہار — کامل وضو کی فضیلت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ ۔ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔ خُصُوْصًا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ ۔ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۔ اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ :

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ (آل عمران:190/3)

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلشِّتَاءُ رَبِیْعُ الْمُؤْمِنِ قَصُرَ نَھَارُہٗ فَصَامَ وَطَالَ لَیْلُہٗ فَقَامَ (سنن کبری للبیہقی:8719)

کھیتیاں سرسبز ہیں تیری غذا کے واسطے
جانور پیدا کئے تیری وفا کے واسطے
چاند سورج اور تارے ہیں ضیاء کے واسطے
سب جہاں تیرے لئے ہے تو خدا کے واسطے

☆ ساری کائنات اللہ تعالی کی بنائی ہوئی ہے اور اس کا نظام بھی وہی چلا رہا ہے۔یہ زمین و آسمان، یہ چاند سورج اور ستارے یہ دن اور رات یہ گرمی اور سردی یہ بہار اور خزاں ان سب کو اللہ تعالی نے ایک نظام کا پابند بنایا ہے۔پہلے گرمی کا موسم تھااب گرمی کا موسم ختم ہوا اور سردی کا موسم شروع ہو رہا ہے سردی کے موسم کے بارے میں چند اسلامی تعلیمات ذکر کرنے کا ارادہ ہے اللہ پاک ہمیں اسلامی تعلیمات کو سمجھنے کی اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ کی تخلیق اور قدرت کی نشانی

☆ قرآن مجید میں کئی جگہ اللہ تعالی نے دن رات کی تبدیلی کو اپنی تخلیق اور قدرت کی نشانیوں میں ذکر کیا ہے اور اس پر اپنا شکر ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔چنانچہ ایک جگہ فرمایا:

يُوْلِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ (فاطر:13/35)

” وہی اللہ تعالی رات کودن میں داخل کرتاہےاوردن کورات میں داخل کرتاہےاوراسی نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے۔“

سردیوں میں رات بڑی ہوتی ہے پھر جب گرمی شروع ہوتی ہے تو رات کا کچھ حصہ دن میں شامل ہو جاتا ہے اور دن بڑا ہو جاتا ہے اسی کو فرمایا کہ اللہ تعالی رات کو دن میں داخل کر دیتے ہیں۔اور گرمیوں میں دن بڑا ہوتا ہے پھر جب سردی شروع ہوتی ہے تو دن کا کچھ حصہ رات میں شامل ہو جاتا ہے اور رات بڑی ہو جاتی ہے اسی کو فرمایا کہ اللہ تعالی دن کو رات میں داخل کر دیتے ہیں۔

☆ یہ دن رات کی تبدیلی اور الٹ پھیر اللہ کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے۔چنانچہ ایک جگہ ارشاد ہے:

يُقَلِّبُ اللهُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ (نور:44/24)

”وہی اللہ رات اور دن کا الٹ پھیر کرتا ہے یقینا اس میں ان لوگوں کے لئے نصیحت کا سامان ہے جن کے پاس دیکھنے والی آنکھیں ہیں۔“

اور فرمایا: اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ۔

”بیشک زمین و آسمان کی تخلیق میں اور رات دن کے آنے جانے میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل والے ہیں۔“

اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ،

”جو کھڑے، بیٹھے اور پہلو پر لیٹے ہوئے اللہ کو یاد کرتے ہیں اور زمین و آسمان کی تخلیق میں غور و فکر کرتے ہیں"۔اور کہتے ہیں:“

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔(آل عمران:191-190/3)

”اے ہمارے رب!اس کائنات کو تونے بیکار اور بے فائدہ نہیں بنایا،، تو پاک ہے ہمیں جہنم کے عذاب سے نجات عطا فرما۔“

☆ اِنَّ فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ

(یونس:6/10)

''بیشک دن رات کے آنے جانے میں اور آسمان وزمین کی تخلیق میں (اللہ کی قدرت کی) نشانیاں ہیں ان لوگون کے لئے جو تقوی اختیار کرتے ہیں۔''

☆ اللہ تعالی نے اس کو اپنی عظیم الشان نعمتوں میں سے شمار کیا ہے۔ فرمایا:

قُلْ اَرَاَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ، اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ

''اے پیغمبر ﷺ! آپ فرمادیں کہ اگراللہ تعالی تمہارے لئے ہمیشہ کے لئے رات ہی رات بنادے تواللہ کے سوااور کون خداہے جو تمہارے لئے دن کااور روشنی کاانتظام کرے؟۔ کیاتم (اللہ کی قدرت اور وحدانیت کے ان دلائل کو) سنتے نہیں ہو؟''

قُلْ اَرَاَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ، اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ---

''اے پیغمبر ﷺ! آپ یہ بھی فرمادیں کہ اگراللہ تعالی تمہارے لئے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دن ہی دن کردے تواللہ کے سوااور کون خداہے جو تمہارے لئے رات کاانتظام کرے جس میں تم آرام اور سکون کر سکو؟ (کیاتم (اللہ کی قدرت کی ان نشانیوں کو) دیکھتے نہیں ہو؟''

وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔(القصص:28/ **(71-73**

''اور یہ اس کی رحمت میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لئے رات اور دن کو بنایا تاکہ تم (رات کو آرام اور) سکون کر سکواور (دن کو روزی کاانتظام کر سکواور) اس کا فضل تلاش کرواور تاکہ تم (اس کی نعمتوں کا) شکرادا کرو۔''

لہذا ایک مسلمان کو چاہیئے کہ وہ اللہ کی اس قدرت میں غور وفکر کرےاوران سے نصیحت حاصل کرےاوراس سے اللہ کی معرفت اور پہچان حاصل کرےاوراس کی نعمتوں پر شکرادا کرے۔

سردی و گرمی کی ایک وجہ

☆ اللہ تعالی نے دنیا کے نظام اوراس کی تبدیلیوں کے پیچھے کچھ ظاہری اسباب رکھے ہیں اور کچھ باطنی اسباب اور حکمتیں بھی رکھی ہیں ہم مسلمان ہونے کے ناتے ظاہری اسباب کو بھی مانتے ہیں اور باطنی اسباب کو بھی مانتے ہیں۔ بعض احادیث مبارکہ میں ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے سردی اور گرمی کی ایک باطنی وجہ جہنم کا سانس لینا بیان کی ہے۔

مسلم شریف کی روایت میں ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَتِ النَّارُ: رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا فَأْذَنْ لِيْ أَتَنَفَّسْ، فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ، نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ فَمَا وَجَدْتُّمْ مِّنْ بَرْدٍ أَوْ زَمْهَرِيْرٍ فَمِنْ نَّفَسِ جَهَنَّمَ وَمَا وَجَدْتُّمْ مِّنْ حَرٍّ أَوْ حَرُوْرٍ فَمِنْ نَفَسِ جَهَنَّمَ (مسلم:617 كتاب المساجد ومواضع الصلاة باب استحباب الإبراد بالظهر في شدة الحر لمن يمضي إلى جماعة، وينا له الحر في طريقه)

''حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنم نے اللہ تعالی سے درخواست کی اے میرے پروردگار میرا بعض حصہ بعض کو کھارہا ہے تو مجھے سانس لینے کی اجازت عطا فرمادیں اللہ تعالی نے اس کو دو سانس لینے کی اجازت دے دی ایک سانس سردی میں اور دوسری سانس گرمی میں۔ چنانچہ تم لوگ جو سردی کی ٹھنڈک محسوس کرتے ہو یہ جہنم کے سانس لینے کی وجہ سے ہے اور جو تم گرمی کی تپش محسوس کرتے ہو یہ بھی جہنم کے سانس لینے کی وجہ سے ہے(مسلم)۔''

معلوم ہوا کہ سردی اور گرمی کی اصل وجہ جہنم کا سانس لینا ہے اور اسی کی وجہ سے سردی اور گرمی کا آنا جانا ہوتا ہے اس سے ہمیں یہ ایک اہم سبق حاصل ہوتا ہے کہ جس طرح ہم دنیا کی سردی اور گرمی سے بچنے کے لئے مختلف اسباب اور وسائل اختیار کرتے ہیں اور ان اقدامات پر ہزاروں روپیہ خرچ کرتے ہیں اسی طرح ہمیں چاہئے کہ آخرت میں اپنے آپ کو جہنم کے عذاب سے بچانے کے لئے بھی اسباب اور نیک اعمال اختیار کریں۔

تسلیم ورضا

☆ سردی اور گرمی، بہار اور خزاں سب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں یہ سب موسم اللہ تعالی نے اپنی حکمت کے مطابق انسانوں کے لئے بنائے ہیں اللہ کے ہر کام میں حکمت ہوتی ہے اور نا جانے اس میں اللہ کی طرف سے کتنی خیر اور کتنے فوائد پوشیدہ ہوتے ہیں اس لئے بندے کا کام یہ ہے کہ وہ اپنے خالق ومالک کے ہر کام اور فیصلے پر دل و جان سے راضی رہے اور اس پر کسی قسم کا شکوہ اور اعتراض نہ کرے۔ سورۃ البقرہ میں ارشاد ہے:

عَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ، وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ، وَاللهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ (بقرۃ:216/2)

''عین ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو برا سمجھو حالانکہ وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو پسند کرو حالانکہ وہ تمہارے حق میں بری ہو۔ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔''

☆ اور یہ بھی یاد رکھیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے زمانے کو برا کہنے سے منع کیا ہے چنانچہ حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

يُؤْذِيْنِيْ ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ ، بِيَدِى الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ (بخاری:4826 کتاب تفسیر القرآن باب { وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ } [الجاثية:24] الآية)

''ابن آدم مجھے تکلیف دیتاہے کہ وہ زمانے کو برا کہتاہے حالانکہ میں زمانہ ہوں میرے ہی ہاتھ میں سارے امور ہیں میں ہی دن رات کو پلٹتاہوں۔''

دیکھا جاتاہے کہ بعض لوگ موسم اوراس کی شدت کااس انداز سے تذکرہ کرتے ہیں جیسے وہ شکوہ کررہے ہوں کہ اتنی سردی کیوں ہوگئی ہے یہ نہیں ہونی چاہیئے یا اتنی گرمی کیوں ہوگئی ہے یہ نہیں ہونی چاہیئے۔ایسے شکوے کرنا مناسب نہیں ایسے شکوے کرنے کے بجائے یہ یقین رکھنا چاہیئے کہ یہ سب موسم اللہ کے بنائے ہوئے ہیں اوران کے اندر اللہ کی طرف سے حکمتیں پوشیدہ ہیں۔

توبہ واستغفار کی ضرورت

☆ آج کل پوری دنیا میں غیر معمولی موسمیاتی تبدیلیاں دیکھنے میں آرہی ہیں مثلاسردیوں میں بعض دفعہ سردی غیر معمولی اور حد سے زیادہ ہو جاتی ہے، موسم حداعتدال سے آگے بڑھ جاتاہے اور سردی کا یا گرمی کا کئی کئی دہائیوں کا ریکارڈ ٹوٹ جاتاہے کبھی برفباری حد سے زیادہ ہوگئی کبھی بارشیں بہت زیادہ ہوگئیں کبھی سیلاب کی صورت بن گئی، ہیٹ اِسٹروک (Heat Stroke) کی وجہ سے کتنی کتنی ہلاکتیں واقع ہو جاتی ہیں بارشیں وقت پر نہیں ہوتیں اور جب ہوتی ہیں تو طوفان کی شکل اختیار کر جاتی ہیں جس سے کئی کئی بستیاں اور دیہات صفحۂ ہستی سے مٹ جاتے ہیں کہیں زلزلے آرہے ہیں کہیں طوفان آرہے ہیں۔

سوچنے کی بات ہے کہ اب یہ سب کچھ کیوں اور کس لئے ہونے لگ گیاہے؟ اللہ تعالی نے توکائنات کوانسان کی خدمت کے لئے اورانسان کے فائدہ کے لئے بنایا تھا پھر یہ اچانک انسانیت کے لئے نقصان دہ کیوں ہوگئی؟

اللہ تعالی نے دنیا کے نظام میں کچھ ظاہری اسباب رکھے ہیں اور کچھ باطنی اسباب بھی رکھے ہیں ہم مسلمان ہونے کے ناتے ظاہری اسباب کو بھی مانتے ہیں اور باطنی اسباب کو بھی مانتے ہیں جہاں تک ظاہری اسباب کا تعلق ہے تو محکمہ موسمیات اور دنیا کے ماہرین اس کی مختلف ظاہری وجوہات بیان کرتے ہیں اور باطنی اسباب کو دیکھا جائے تو قرآن مجید کا مطالعہ ہمیں بتاتاہے کہ یہ خطرناک حد تک موسمیاتی تبدیلیاں اور مختلف طوفانوں کارونما ہونا اور کائنات کے نظام کاانسان کے لئے نقصان دہ ہو جانا یہ سب انسانوں کے جرائم اور گناہوں کا نتیجہ ہوتاہے:

قرآن مجید میں اللہ تعالی کافرمان ہے: ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ (روم:41/30)

خشکی میں اور دریاؤں میں فساد اور بگاڑ انسانوں کے اعمال کا نتیجہ ہوتاہے۔

اور فرمایا: وَمَآ اَصَابَكُمۡ مِّنۡ مُّصِيۡبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتۡ اَيۡدِيۡكُمۡ وَيَعۡفُوۡا عَنۡ كَثِيۡرٍ (شوریٰ:30/42)

تمہیں جو کوئی مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کئے ہوئے اعمال کی وجہ سے پہنچتی ہے اور ابھی تو اللہ تعالی تمہارے بہت سے اعمال سے در گزر کر جاتا ہے۔

☆ ایک اور اعتبار سے دیکھیں تو گرمی آتی ہے تو ہمارے ملک میں بجلی کا بحران سر اٹھالیتا ہے سردی شروع ہوتی ہے تو گیس کا بحران سر اٹھالیتا ہے یہ بھی اللہ کی طرف سے اور ہمارے گناہوں کا نتیجہ ہے۔

اس لئے انفرادی اور اجتماعی سطح پر اصلاحِ اعمال اور توبہ و استغفار کی ضرورت ہے جب اعمال درست ہو جائیں گے اور توبہ واستغفار کی برکت سے گناہ معاف ہو جائیں گے تو ان شاءاللہ حالات بھی خود بخود درست ہو جائیں گے اور یہ سب مسائل بھی حل ہو جائیں گے۔

استغفار کی برکات

☆ حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَّخْرَجًا، وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَيَرْزُقُهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (ابوداود:1518ابوابُ فضائلِ القرآنِ بابُ ما يقولُ الرجلُ إذا سلّم)

" حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: جو استغفار کو اپنے اوپر لازم کر لیتا ہے اللہ تعالی اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ نکال دیتا ہے اور اسے ہر رنج سے نجات دیتا ہے اور اس کو وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں اس کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا"۔

☆ کسی نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے خشک سالی کی شکایت کی آپ نے فرمایا استغفار کرو۔ایک اور شخص نے تنگدستی اور فقر وفاقہ کا ذکر کیا آپ نے فرمایا استغفار کرو۔ ایک اور شخص نے اولاد کے لئے دعا کی درخواست کی تو اسے بھی فرمایا استغفار کرو۔ایک اور شخص نے اپنا باغ خشک ہو جانے کی شکایت کی اسے بھی فرمایا استغفار کرو۔ کسی نے پوچھا حضرت کسی نے کوئی پریشانی بتائی کسی نے کوئی پریشانی بتائی لیکن آپ نے تمام پریشانیوں کا ایک ہی حل بتایا اور سب کہا استغفار کرو اس کی کیا وجہ ہے؟ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرمایا میں نے اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا اللہ کا قرآن کہتا ہے کہ :

اِسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّكُمۡ ۚ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۔"اپنے رب سے استغفار کرو وہ بہت بخشنے والا ہے"

يُرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَيۡكُمۡ مِّدۡرَارًا ۔"(جب تم استغفار کروگے تو اس کی برکت سے)وہ تم پر آسمان سے موسلادھار بارش بھی برسائے گا۔"

وَ يُمۡدِدۡكُمۡ بِاَمۡوَالٍ وَّبَنِيۡنَ:"وہ مال اور اولاد سے تمہاری مدد بھی کرے گا۔"

وَيَجۡعَلۡ لَّكُمۡ جَنّٰتٍ وَّيَجۡعَلۡ لَّكُمۡ اَنۡهٰرًا :"وہ تمہارے لئے باغات اور نہریں بھی مہیا کرے گا۔"

معلوم ہوا کہ جب سردی یا گرمی کی شدت ہو یا کوئی پریشان کن صورت حال ہو اس کا ایک حل یہ ہے کہ انسان کثرت سے توبہ و استغفار کرے ان شاءاللہ اس کی برکت سے ہر مشکل حل اور ہر پریشانی دور ہو جائے گی۔

سردی سے بچنا

☆ سردی کے موسم میں اپنی وسعت کے مطابق اس سے بچاؤ کے ذرائع اور وسائل بھی اختیار کرنے چاہئیں جیسے چادر، لحاف، کمبل، وغیرہ لیناتا کہ سردی کی شدت اور تکلیف سے بچا جاسکے۔ حدیث مبارکہ میں اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے:

إِنَّ لِنَفۡسِكَ عَلَيۡكَ حَقًّا (ابوداود:1369ابواب صلاۃ السفر باب ما یؤمر به من القصد فی الصلاۃ)

"تمہاری جان کا بھی تمہارے اوپر حق ہے۔"

ضرورت مند لوگوں کا تعاون

☆ کتنے لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے پاس سردی سے بچاؤ کا سامان نہیں ہوتا نہ ہی ان کے پاس اتنی وسعت ہوتی ہے کہ اس کو خرید سکیں ایسے لوگوں کا کس قدر مشکل گزارا ہوتا ہے اس کا احساس خود انہی کو ہو سکتا ہے۔ جو لوگ گرم بستروں میں اور گرم کمروں میں سوتے ہیں ان کو ان کا صحیح طرح احساس نہیں ہو سکتا سردی کے موسم میں ایسے لوگوں کو نہیں بھولنا چاہئے اور ان کی مدد کر کے اپنی نجات کا سامان کرنا چاہئے۔

(کچھ عرصہ پہلے ملک کے ایک بڑے حصے میں سیلاب آیا تھا جس سے لاکھوں لوگ بے گھر ہو گئے ان کی ایک بڑی تعداد اب بھی بغیر چھت کے زندگی گزارنے پر مجبور ہے اور وہ لوگ سردی سے بچاؤ کے لئے گرم لباس خریدنے کے قابل بھی نہیں ہیں ان تک بھی اپنا تعاون پہنچایا جائے۔)

سخت حاجت وضرورت کے وقت صدقہ وخیرات کی اہمیت وفضیلت بڑھ جاتی ہے سردی کے موسم میں غریبوں کو گرم لباس اور لحاف وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے نیز ٹھنڈے علاقوں میں موسم سرما کے دوران ذرائع آمدن کی کمی کی وجہ سے لوگ کھانے پینے کی اشیاء کے بھی محتاج ہو جاتے ہیں۔

(عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ)سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «إِدْخَالُكَ السُّرُورَ عَلَى مُؤْمِنٍ أَشْبَعْتَ جَوْعَتَهُ، أَوْ كَسَوْتَ عُرْيَهُ، أَوْ قَضَيْتَ لَهُ حَاجَةً»(المعجم الاوسط للطبرانی : 5081باب المیم من اسمه محمد)

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا:اعمال میں سے کون سا عمل افضل ہے ؟رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے افضل عمل یہ ہے کہ کسی مومن کے دل کو خوش کردو اس طرح کہ اس کی بھوک مٹادو یا اس کو لباس فراہم کردو یا اس کی کوئی ضرورت پوری کردو''(المعجم الاوسط للطبرانی)

صفوان بن سُلیم کا واقعہ

☆ علامہ ابن جوزی نے اپنی کتاب صفۃ الصفوۃ میں مشہور تابعی حضرت صفوان بن سُلیم کا واقعہ نقل کیا ہے کہ وہ سردی کے موسم میں ایک رات گھر سے نکلے تو دیکھا کہ ایک شخص سردی سے کانپ رہا ہے اور اس کے پاس سردی سے بچنے کے لئے کپڑے تک نہیں ہیں حضرت صفوان بن سلیم نے اپنی قمیض اتار کر اس کو پہنادی اس رات شام کے ایک آدمی نے خواب دیکھا کہ حضرت صفوان بن سلیم صرف ایک قمیض کا صدقہ کرنے کی وجہ سے جنت میں داخل کر دیئے گئے وہ شخص اسی وقت مدینہ منورہ کے لئے روانہ ہوا اور مدینہ منورہ آکر صفوان بن سلیم کا پتہ پوچھا اور ان کے پاس جاکر اپنا خواب بیان کیا(ایک شخص کو سردی سے بچانے کے لئے تم نے جو قمیص اس کو اللہ کی رضا کے لئے دی اللہ نے اس کے بدلے تمہیں جنت عطافرمادی ہے)(صفۃ الصفوۃ:ج1، ص385)

مومن کا موسم بہار

☆ سردی کا موسم مومن کے لئے نیکیوں کا سیزن ہے اور بہترین موقع ہے جس میں تھوڑی مشقت برداشت کرکے بڑا اجر وثواب اور آخرت میں نجات کا سامان کیا جاسکتا ہے:

☆ سنن کبری للبیہقی میں حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلشِّتَآءُ رَبِيْعُ الْمُؤْمِنِ قَصُرَ نَهَارُهُ فَصَامَ وَطَالَ لَيْلُهُ فَقَامَ (سنن کبری للبیہقی:8719 کتابُ الصومِ بابُ ما ورَدَ فی صومِ الشتاءِ)

''سردی کا موسم مومن کے لئے موسم بہار ہے اس کے دن چھوٹے ہو جاتے ہیں تو وہ روزے رکھتا ہے اور راتیں لمبی ہو جاتی ہیں تو وہ قیام (یعنی رات کو عبادت) کرتا ہے۔''

☆ عَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْغَنِيْمَةُ الْبَارِدَةُ اَلصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ
(ترمذی:797ابواب الصوم بابُ ما جاءَ فی الصومِ فی الشتاءِ)

"حضرت عامر بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹھنڈی غنیمت (یعنی آسان اور خوشگوار نیکی) یہ ہے کہ سردی کے موسم میں روزہ رکھا جائے"

سردی کے موسم میں دن چھوٹا اور ٹھنڈا ہوتا ہے اور بھوک وپیاس کا احساس کم ہوتا ہے جس کی وجہ سے روزہ رکھنا آسان ہوتا ہے۔

اگر کسی کے قضا روزے رہتے ہوں یا جیسے عورتوں کے قضا روزے رہ جاتے ہیں تو اب سردیوں میں ان کی قضا کرنا آسان ہوتا ہے اس لئے اگر کسی کے قضا روزے رہتے ہوں تو پہلی فرصت میں قضا توزے رکھ لئے جائیں۔

اس کے علاوہ پیر اور جمعرات اور ہر مہینے کے ایام، بیض کے مسنون روزے رکھنا بھی آسان ہے۔اس کا اہتمام کر لیا جائے تو بغیر کسی خاص مشقت کے آدمی ڈھیروں اجر وثواب کما سکتا ہے۔

رات کی عبادت کی فضیلت

☆ سردی کے موسم میں دن کو روزہ رکھنے کے ساتھ ساتھ رات کو عبادت کرنے کا بھی زیادہ موقع مل جاتا ہے۔

رات کو عبادت کرنا اور تہجد پڑھنا نیک بندوں کا شیوہ ہے سردی کی راتیں لمبی ہوتی ہیں عام طور سے نمازِ عشاء سے لے کر نمازِ فجر تک 10،10 گھنٹے کا طویل وقت ہوتا ہے جو آرام اور نیند کرنے کی انسانی ضرورت سے کہیں زیادہ ہے رات کو اگر بندہ قدرے دیر سے بھی سوئے تو بھی تہجد کے لئے آسانی سے بیدار ہو سکتا ہے۔

☆ طبرانی کبیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا خطبہ منقول ہے وہ فرماتے ہیں:

أَلَا إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَضْحَكُ إِلَى رَجُلَيْنِ رَجُلٍ قَامَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ مِنْ فِرَاشِهِ وَلِحَافِهِ وَدِثَارِهِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ إِلَى صَلَاةٍ، فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهِ: مَا حَمَلَ عَبْدِي هَذَا عَلَى مَا صَنَعَ؟ فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا رَجَاءَ مَا عِنْدَكَ، وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدَكَ. فَيَقُولُ: فَإِنِّي قَدْ أَعْطَيْتُهُ مَا رَجَا وَأَمَّنْتُهُ مِمَّا خَافَ. وَرَجُلٍ كَانَ فِي فِئَةٍ فَعَلِمَ مَا لَهُ فِي الْفِرَارِ، وَعَلِمَ مَا لَهُ عِنْدَ اللهِ، فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ فَيَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ: مَا حَمَلَ عَبْدِي هَذَا عَلَى مَا صَنَعَ؟، فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا رَجَاءَ مَا عِنْدَكَ، وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدَكَ. فَيَقُولُ: فَإِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَعْطَيْتُهُ مَا رَجَا وَأَمَّنْتُهُ مِمَّا خَافَ" (المعجم الکبیر للطبرانی:8532من مناقبِ ابنِ مسعودٍ بابُ خطبةِ ابنِ مسعودٍ ومن کلامِہ)

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) اللہ تعالیٰ دو آدمیوں سے بہت خوش ہوتے ہیں ایک وہ مجاہد جو میدان جہاد میں ہو اور اسے معلوم ہو کہ میدان جہاد سے بھاگنے میں کتنا گناہ اور عذاب ہے اور ڈٹ کر لڑنے میں کتنا اجر وثواب ہے اس لئے وہ

استقامت کے ساتھ جہاد کرے اور شہید ہو جائے تواللہ تعالی فرشتوں سے پوچھتے ہیں کہ میرے بندے کو یہ تکلیف اٹھانے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟فرشتے جواب دیتے ہیں کہ وہ آپ کی رحمت کا امیدوار اور آپ کے عذاب سے ڈرتا ہے اللہ تعالی فرماتے ہیں تم گواہ ہو جاؤ کہ جو اس کی امید ہے وہ میں نے پوری کر دی اور جس عذاب سے وہ ڈرتا ہے اس سے میں نے اس کو نجات دے دی۔

دوسرا وہ آدمی جو رات کے وقت گرم بستر سے اٹھتا ہے وضو کرتا اور نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالی فرشتوں سے پوچھتے ہیں کہ میرے بندے کو یہ تکلیف برداشت کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟فرشتے جواب دیتے ہیں یااللہ وہ آپ کی رحمت کا امیدوار اور آپ کے عذاب سے ڈرتا ہے اللہ تعالی فرماتے ہیں تم گواہ رہو کہ جو اس کی امید ہے وہ میں نے پوری کر دی اور جس عذاب سے وہ ڈرتا ہے اس سے میں نے اس کو نجات دے دی۔(طبرانی کبیر:8532)

اسی طرح سردیوں کی لمبی راتیں غنیمت ہیں ان میں تہجد پڑھنے اور قرآن کریم کی تلاوت کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

کامل وضو کی فضیلت

☆ نماز کے لئے وضو اور طہارت شرط ہے وضو کرنا بڑے ثواب کا کام ہے بالخصوص موسم سرما میں وضو کے ذریعہ گناہوں کا صفایا ہو جاتا ہے چنانچہ ایک حدیث مبارکہ میں ہے:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَا یَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَایَا وَیَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ قَالُوْا بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَکَارِهِ، وَ کَثْرَۃُ الْخُطَا اِلَی الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاۃِ بَعْدَ الصَّلَاۃِ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ (مسلم:251 کتاب الطہارۃ باب فضل اسباغ الوضوء علی المکارہ)

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالی تمہارے گناہوں کو معاف فرمادیں اور تمہارے درجات بلند فرمادیں؟ صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ناگواری کے باوجود کامل وضو کرنا، کثرت سے مسجد کی طرف جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں ہونا یہ رباط ہے“۔

رباط کا مطلب جہاد کے لئے سرحد پر مستعد رہنا کامل وضو کو اور مسجد میں زیادہ آنے جانے کو اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے لئے انتظار میں رہنے کو بھی آپ نے رباط قرار دیا کیونکہ اس سے انسان اپنے دشمن شیطان کے مقابلے میں مستعد اور چوکس رہتا ہے۔

☆ ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے مسند احمد کی روایت ہے:

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ، فَأَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ، قَالَ: فَجَعَلَ ذَلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ، قَالَ: فَقَالَ: "يَا أَبَا ذَرٍّ" قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: "إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلَاةَ يُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللهِ، فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوبُهُ كَمَا يَتَهَافَتُ هَذَا الْوَرَقُ عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ"(مسند احمد:21556مسند الانصار، حدیث ابی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ)

''حضرت ابوذر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سردی کے موسم میں جبکہ پتے درختوں سے جھڑ رہے تھے باہر نکلے، آپ نے ایک درخت کی دو شاخیں پکڑیں تو پتے مزید گرنے لگے آپ نے ارشاد فرمایا یاابوذر! میں نے کہاجی یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: مسلمان بندہ جب اللہ کو راضی کرنے کی نیت سے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح درخت سے یہ پتے جھڑ رہے ہیں''

ناقص وضو

☆ اگر جلد بازی اور غفلت میں وضو کرتے ہوئے اعضاء وضو کا معمولی سا حصہ بھی خشک رہ جائے تو اس سے وضو بھی نہیں ہوتا اور اللہ کے نبی ﷺ نے اس پر سخت وعید بھی کی ہے:

چنانچہ مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: رَجَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ، فَتَوَضَّئُوا وَهُمْ عِجَالٌ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ وَأَعْقَابُهُمْ تَلُوحُ لَمْ يَمَسَّهَا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ». (مسلم:241 كتابُ الطهارةِ، بابُ وجوبُ غَسلِ الرجلَينِ بكمالِهما)

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف آرہے تھے راستے میں ایک جگہ ہم نے ایک گھاٹ پر پڑاؤ کیا عصر کی نماز کا وقت تھا کچھ لوگ آگے بڑھے اور جلدی سے وضو کرنے لگے جب ہم نے دیکھا کہ ان کی ایڑیوں کا کچھ حصہ خشک ہونے کی وجہ سے چمک رہا تھا نبی پاک نے دیکھا تو فرمایا وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ (وضو میں خشک رہ جانے والی) ایڑیوں کے لئے (جہنم کی) آگ سے ہلاکت ہے وضو مکمل کرو۔''

منہ ڈھاک کر نماز پڑھنا

☆ سردی کے موسم میں ٹھنڈک سے بچنے کے لئے گرم چادر یا رومال اوڑھ کر نماز پڑھنا درست ہے اس میں کوئی حرج نہیں البتہ اس صورت میں منہ کو ڈھانکنا درست نہیں اللہ کے نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے چنانچہ:

ابوداؤد اور ابن ماجہ میں سیدنا ابوہریرہ سے روایت ہے

نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يُّغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ فِي الصَّلٰوةِ (ابن ماجه: 966ابوابُ اقامةِ الصلواتِ ولاسنةِ فيها، بابُ مايكره في الصلوةِ، ابوداؤد:643)

''رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع کیا کہ آدمی نماز میں اپنا منہ ڈھانپ لے۔''

چادر یا رومال لٹکا کر نماز پڑھنا

☆ نماز کے دوران چادر یا رومال کو اس طرح لٹکا لینا جس سے اس کے دونوں کنارے آگے نیچے کی طرف لٹک رہے ہوں یہ بھی مکروہ ہے اس کو سَدْل کہتے ہیں جس سے حدیث پاک میں منع کیا گیا ہے۔ چنانچہ: سیدنا ابوہریرہ سے روایت ہے:

نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ (ترمذی:378ابوابُ الصلوةِ، بابُ ماجاء في كراهيةِ السدلِ في الصلوةِ)

''حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے نماز میں "سَدل" سے منع فرمایا ہے۔''

پانی کا ضیاع

☆ بعض دفعہ جب پانی کا نل کھولتے ہیں تو شروع میں ٹھنڈا پانی آتا ہے گرم پانی آنے سے پہلے جو ٹھنڈا پانی آتا ہے بعض دفعہ بڑی مقدار میں اس کو گرا کر ضائع کر دیا جاتا ہے یہ بھی ضیاع ہے اس کو ضائع ہونے سے بچانے کا اہتمام کیا جائے تو بہت بہتر ہے مثلاً اس کو نالی میں بہا کر ضائع کرنے کے بجائے وہ ٹھنڈا پانی کسی برتن میں محفوظ کر لیں اور وہ بعد میں صفائی، دھونے وغیرہ کے کام آسکتا ہے۔

یہ ایک قیمتی نعمت کی ناقدری ہے اور یہ ناقدری مفت میں وافر نعمت ملنے کی وجہ سے ہے یاد رکھیں وضو کے دوران بھی پانی ضائع کرنا جائز نہیں ہے یہ اللہ کی نعمت کی ناقدری ہونے کے ساتھ خلافِ سنت بھی ہے اس سے بچنا چاہئے۔

دوسروں کو تکلیف دینے سے گریز کرنا

☆ شریعت کا یہ بہت اہم اور تاکیدی حکم ہے کہ ایسے کسی بھی کام سے گریز کرنا چاہئے جو کسی اور کی تکلیف کا باعث بنتا ہو اور اس کو نبی کریم ﷺ نے ایمان کامل کا معیار قرار دیا ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ (بخاری:10 کتابُ الایمانِ، بابُ من سلم المسلمون من لسانه ويده)

''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔''

سردی کے موسم میں بھی خاص طور پر اس اصول کا لحاظ اور خیال کرنا چاہئے اور ایسے کسی بھی کام سے پرہیز کرنا چاہئے جو دوسروں کی تکلیف کا باعث ہو۔ مثلا:

- آتی جاتی سردی میں بعض لوگوں کو گرمی نہیں ہوتی بلکہ ان کو پنکھے کی ہوا تھوڑی سی اچھی لگ رہی ہوتی ہے تو وہ پنکھا چلا دیتے ہیں اس سے یہ ہوتا ہے کہ ایک دو آدمیوں کو اچھا لگ رہا ہوتا ہے اور باقی لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے یہ دوسرے مسلمان کو تکلیف دینا ہے۔
- کچھ لوگ بلاضرورت روشنی اور ہوا کی آمدورفت کے لئے کھڑکی کھول دیتے ہیں جس سے بعض اوقات دوسروں کو ناگواری اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے خصوصا جو بزرگ حضرات ہیں انہیں سردی لگنے لگتی ہے یہ بھی دوسرے مسلمان کو تکلیف دینے والی بات ہے ہاں اگر اس کی ضرورت ہو اور دوسروں کو اس سے تکلیف نہ ہو تو پھر اس میں حرج نہیں ہے۔
- کچھ لوگ آتے جاتے بلاوجہ یا بے دھیانی میں دروازے کھول دیتے ہیں جس سے گھر اور کمرے ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور دوسروں کو پریشانی ہوتی ہے۔
- کسی جگہ گرم پانی کا محدود انتظام ہوتا ہے اس کے باوجود بعض لوگ اس کا بے دریغ استعمال کرتے ہیں جس سے دوسرے لوگ گرم پانی سے محروم اور ٹھنڈا پانی استعمال کرنے پر مجبور ہوتے ہیں یہ بھی دوسروں کو تکلیف دینے والی بات ہے۔
- کچھ لوگ وضو وغیرہ کرنے کے بعد گیلے ہاتھوں کے ساتھ دوسروں سے مصافحہ کر رہے ہوتے ہیں جس سے دوسروں کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس لئے اگر سلام کرنا ہو تو پہلے ہاتھوں کو خشک کر لیا جائے تاکہ دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔

یہ اور اس جیسی کتنی باتیں ہیں جن پر تھوڑی سی توجہ دے کر ان کو سمجھا جاسکتا ہے اور دوسرے مسلمان بھائیوں کو تکلیف سے بچایا جاسکتا ہے لیکن صرف غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے ہم ان باتوں کا بالکل خیال نہیں کرتے۔

خلاصہ

- ساری کائنات اللہ کی بنائی ہوئی ہے اور اس کا نظام وہی چلارہاہے یہ دن رات کا نظام اور یہ موسموں کی تبدیلی اللہ تعالی کی تخلیق اور اس کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے ان میں اللہ تعالی نے غور وفکر کر کے اس کی قدرت کی نشانیوں کو دیکھنے کا حکم دیاہے۔
- اور یہ انسان کے لئے ایک بڑی نعمت بھی ہیں اس لئے ان نعمتوں پر اللہ تعالی کا شکر ادا کرناچاہیئے۔
- موسم کی صورتِ حال پر شکوہ شکایت کرنے کے بجائے اسے اللہ کی طرف سے سمجھناچاہیئے اور اس میں اس کی بیشمار حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں۔
- اللہ کے نبی ﷺ کے فرمان کے مطابق سردی اور گرمی یہ جہنم کے سانس لینے کی وجہ سے ہے اس لئے جیسے ہم دنیا کی سردی و گرمی سے بچنے کے لئے اقدامات کرتے ہیں اسی طرح جہنم کے عذاب اور آخرت کی سردی و گرمی سے بچنے کے لئے بھی اعمال کرنے چاہئیں۔
- آج کے دور میں جس طرح موسم میں غیر معمولی تبدیلی اور اس کی شدت کی وجہ سے جو مسائل اور انسانی جانوں کا ضیاع ہوتاہے یہ بھی اللہ کی طرف سے اور ہمارے گناہوں کا نتیجہ ہے اس پر انفرادی اور اجتماعی سطح پر توبہ واستغفار کی ضرورت ہے۔
- سردی سے بچاؤ کے لئے جو لوگ گرم لباس سے محروم ہوتے ہیں ان کا تعاون کرنے کی ضرورت ہے۔
- سردی کا موسم مومن کے لئے موسم بہار ہے اس میں روزہ رکھنا آسان ہو جاتاہے اور رات لمبی ہونے کی وجہ رات کو عبادت کرنا آسان ہوتاہے اس سے فائدہ اٹھاناچاہیئے۔
- سردی کے باوجود مکمل وضو کرنے کے بہت زیادہ فضائل ہیں۔
- ہر اعتبار سے دوسروں کو تکلیف پہنچانے سے گریز کرناچاہیئے۔ جیسے غیر ضروری پنکھا چلانا دروازہ کھول دیناوغیرہ۔

خطبہ رائٹر: اکرم بشیر مخدوم پوری
فاضل دار العلوم کبیر والا، خطیب جامع مسجد تقویٰ۔ یوبی ایل سوسائٹی۔ لاہور
علماء و خطباء ہر ہفتے ہمارا بیان حاصل کرنے کے لئے "بیانِ جمعہ" لکھ کر اس نمبر پر وٹس ایپ کریں۔
03076980022